12840 ـ کیا سزا اور اجروثواب میں عورت و مرد برابر ہیں ؟

سوال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں ناقص العقل اور ناقص دین ہیں، اور وراثت و گواہی میں بھی نقص ہے، اور بعض کا کہنا ہے: اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے درمیان اجروثواب میں برابری کی ہے، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے، آیا عورتیں شریعت اسلام کی رو سے ناقص ہیں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت اسلامیہ نے عورت کی بہت عزت و تکریم کی ہے اور اس کا مقام و مرتبہ بڑھایا ہے، اور اسے اس کے شایان شان مقام اور جگہ عطا کی ہے، اور عورت کا بہت زیادہ خیال کیا، اور اس کی عزت کی حفاظت کی ہے.

اس لیے عورت کے ولی اور ذمہ دار اور اس کے خاوند پر عورت کا نان و نفقہ واجب کیا اور اس کی اچھی پرورش اور کفالت کا کہا ہے، اور اس کے امور کا خیال رکھنے، اور اس کے ساتھ حسن معاشرت کرنے کا حکم دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان کے ساتھ اچھے اور احسن طریقہ سے بود و باش اختیار کرو سورۃ النساء (19).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں "

سنن ترمذی (5 / 709) حدیث نمبر (3895).

دین اسلام نے عورت کو وہ سب حقوق اور شرعی تصرفات دیے ہیں جو اس کے شایان شان اور مناسب ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) كے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں كے ہیں، اچھائی كے ساتھ، ہاں مردوں كو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب ہے حكمت والا ہے البقرۃ (228).

اسی طرح اسے مختلف معاملات جن میں خرید و فروخت اور صلح و كالت، اور عاریت و امانت و ودیعت .... الخ شامل ہیں بھی دیے ہیں.

اور عورت كو اس كے مناسب عبادات كا بھی مكلف بنایا ہے بالكل اسی طرح جس طرح مرد پر واجب ہیں جن میں طہارت و پاكیزگی اور نماز روزہ اور حج وغیرہ دوسری عبادات شامل ہیں.

لیكن شریعت اسلامیہ نے عورت كو وراثت میں مرد سے نصف حصہ دیا ہے، كیونكہ عورت نہ تو اپنے خرچ كی مكلف ہے، اور نہ ہی گھر اور اپنی اولاد كے خرچ كی، بلكہ اس كا مكلف آدمی ہے اور اسی طرح مرد كو مختلف قسم كی مشكلات اور دوسرے خرچ مثلا مہمان نوازی، اور دیت اور اموال پر صلح وغیرہ كے امور بھی سرانجام دینا ہوتے ہیں.

اور (الضیافۃ) یہ وہ خرچ ہے جو آدمی اپنے مہمانوں پر كرتا ہے، اور (العقل) یہ دیت ہے، اور (صلح علی الاموال) جس طرح كہ دو قبیلوں كے درمیان لڑائی سے صلح اور ان كے درمیان اختلافات كو ختم كرنے كے لیے مال كی ادائیگی پر صلح كرنا.

اسی طرح بعض مواقع پر دو عورتوں كی گواہی ایك مرد كے مساوی ہے، كیونكہ مرد كے مقابلہ میں عورت كو نسیان اكثر ہوتا ہے اس كا سبب اس كی جبلت ہے، جس سے وہ دوچار رہتی ہے، مثلا ماہواری، اور حمل اور وضع حمل، اور اولاد كی تربیت، یہ سب كچھ ایسے امور ہیں جو اس كے خیالات كو مشغول كر سكتے ہیں اور اسے یاد ركھنے والی اشیاء كو بھلانے كا سبب بن سكتے ہیں، اسی لیے شرعی دلائل اس پر دلالت كرتے ہیں كہ گواہی میں اس كے ساتھ شامل ہو تا كہ اس كے لیے زیادہ محفوظ ہو، اور ادائیگی كے لیے زیادہ بہتر.

اس كے علاوہ كچھ ایسے امور ہیں جو عورتوں كے ساتھ مخصوص ہیں جن میں صرف ایك ہی عورت كی گواہی كافی ہے مثلا: رضاعت كی معرفت، اور نكاح كے عیوب وغیرہ.

لیكن ایمان و عمل صالح كے اجروثواب میں عورت مرد كے مساوی ہے، اور دنیا میں اچھی اور پاكیزہ زندگی سے فائدہ اٹھانے اور آخرت میں اجرعظیم كے حصول میں وہ مساوی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

جو كوئی مرد و عورت بھی عمل صالحہ كرے لیكن ہو وہ مومن تو ہم اسے اچھی اور پاكیزہ زندگی دینگے، اور جو وہ عمل كرتے رہے اس كا ہم انہیں بہتر اجر دینگے النحل (97).

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عورت کے حقوق بھی ہیں، اور اس کے ذمہ واجبات بھی ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے، اور کچھ امور ایسے ہیں جو مردوں کے مناسب ہیں جو اللہ تعالی نے مردوں کے ساتھ مخصوص کیے ہیں، اور اسی طرح کچھ ایسے امور بھی جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اور ان کے شایان شان اور لائق ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.